جنوری ۱۹۱۰ء

خطبہ نکاح

حضرت امیرالمومنین نے فرمایا کہ خطبہ نکاح میں یہ تین آیات ضرور پڑھی جاتی ہیں:۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَ بَثَّ مِنْھُمَا رِجَالاً کَثِیْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِہٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا (النساء:۲)۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا تَّقُوا اللّٰہَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّاقَدَّمَتْ لِغَدٍ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (الحشر:۱۹)۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا اللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْدًا (الاحزاب:۷۱)۔

ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا اصل الاصول تقویٰ ہے۔ کہیں رہو۔ جنگل میں یا شہر میں۔ گھر میں یا سفر میں۔ جو کچھ بھی کرو' دکان داری یا کوئی حرفت یا ملازمت' متقی بنے رہو۔ جس قدر احکام شریعت میں ہیں ان کا نتیجہ بھی یہی ہے کہ تقویٰ حاصل ہو۔ اسی واسطے جو چیزیں تقویٰ بگاڑنے والی ہیں'

ان سے منع کیا۔ شراب، قماربازی اسی لئے منع ہے۔

نکاح بھی تقویٰ کے حصول کے لئے ہے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ میاں بی بی دونوں کو ناول خوانی نے ڈبو دیا ہے۔ خدا تو فرماتا ہے لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا (الروم:۲۲) اور مَوَدَّةً وَّرَحْمَةً (الروم:۲۲) مگر مسلمانوں کی بدقسمتی سے ان کے گھر اضطراب، دشمنی اور غضب کے مظہر بن رہے ہیں۔ جس کی وجہ مجھ سے پوچھو تو یہی ہے فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ (المائدہ:۱۵)۔ قرآن کی تعلیم کو مسلمانوں نے چھوڑا تو آرام بھی اُن کے گھروں سے رخصت ہو گیا۔ خدا تو فرماتا ہے۔ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ (الطلاق:۲) اور وَلَا يَخْرُجْنَ (الطلاق:۲) کہ طلاق کے بعد بیبیوں کو نہ نکالو اور نہ وہ نکلیں۔ مگر نہ میاں اس پر عمل کرتا ہے نہ بی بی۔ نکاح میں جلدبازی سے کام لیا جاتا ہے پھر طلاق میں اس سے بھی زیادہ جلدی۔ مگر خدا نے فرمایا وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر:۱۹) پہلے تم یہ تو دیکھ لو کہ کل کیا ہو گا اور ہمارے اس فعل کا انجام کیا ہو گا؟ پس قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (الاحزاب:۷۱) تم جو بات کرو اور پھر نکاح کے معاملہ میں پختہ بات کرو، اس سے تمہارے اعمال متنور ہو جائیں گے۔ تمہاری کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔ چنانچہ دیکھ لو۔ مسلمانوں میں پالیٹکس کی کوئی کتاب نہیں جس سے ثابت ہے کہ اسلام کو پالیٹکس سے کوئی تعلق نہیں۔ بعض کتابیں جو امن قائم رکھنے کے لئے اور باہمی تعلقات کی عمدگی کے لئے ہیں ان کو سیاست کی سمجھ لیا گیا ہے۔ یہ بھی ثبوت ہے اس بات کا کہ مسلمانوں میں پالیٹکس نہیں کیونکہ وہ اس کی تعریف نہیں جانتے۔

(بدر جلد ۹ نمبر ۱۳ ---- ۲۰ جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۲)

☆-☆-☆-☆